مضامین

بدلہ لینے سے پرہیز

آج جس دور میں ہم جی رہے ہیں، اس میں دشمنوں کی کمی نہیں ہے۔ سب گلہ وشکایت کرتے ہیں کہ لوگ ان پر بری نگاہ ڈالتے ہیں، ان کی کامیابی سے جلتے ہیں اور ان پر کالا جادو کرتے ہیں۔ یہ ایک نمایاں حقیقت ہے کہ ہمارا معاشرہ ان سب چیزوں سے گندہ ہو چکا ہے۔ لیکن کئی سالوں پہلے ہی اسلام نے ہمیں سکھایا تھا کہ بدلے یا حسد کی آگ میں جلنا گناہِ عظیم ہے۔ اس کی ایک بڑی اور عمدہ مثال شیرِ خدا، حضرت علیؓ کی مبارک ہستی سے ملتی ہے۔

ایک دفعہ کی بات ہے۔ جہاد میں حضرت علیؓ کا ایک کافر سے مقابلہ ہوا۔ حضرت علیؓ شجاع تھے لیکن کافر پہلوان تھا۔ لڑائی کے دوران حضرت علیؓ نے کافر کو گرایا اور اس کے سینے پر سوار ہو گئے۔ آپؓ تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑانے ہی والے تھے کہ اس نے آپؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ حضرت علیؓ فوراً اس کے سینے سے اتر گئے اور فرمایا: ’’جاؤ۔ اب میں تم کو قتل نہیں کر سکتا ہوں۔ اب تک تو میں دین کے لئے لڑ رہا تھا۔ اب اگر میں تمہیں قتل کرتا ہوں تو اس میں میرے جزو کا بھی شامل ہوگا اور بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں یہ بدلہ میں شمار ہوگا۔ تم نے میری توہین کی، میں اس کا بدلہ نہیں لینا چاہتا ہوں۔ اپنے نفس کے لئے ایک آدمی کا خون بہانا بہادری نہیں، بزدلی ہے۔‘‘ کافر آپؓ کے اس برتاؤ سے بہت متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔

نتیجتاً مسلمانوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ اگر کوئی ہمیں تکلیف دیتا ہے یا ہمیں پریشان کرتا ہے تو ہمیں اسے معاف کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے انصاف پر یقین کرنا چاہئے۔ حسد اور بدلہ دو ایسی بری عادتیں ہیں جو کسی مسلمان میں بالکل ناپید ہونی چاہئیں۔ اللہ رب العزت ہمیں ان سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

از: فدویہ لعل محمود

☆☆☆☆☆☆

فوٹوگرافی کا عشق

کامل فوٹوگرافر ہمیشہ حیرت انگیز مناظر یا دلچسپ مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ وہ یادگار لمحات کو اپنے کیمرے میں قید کر سکیں۔ لہٰذا مجھے اس بات پر ناز ہے کہ میں ان میں سے ایک ہوں۔ فوٹوگرافی ایک ایسی چیز ہے جو راتوں رات نہیں آتی۔ اس کے لئے وقت کو صرف کرنے کے ساتھ ساتھ تحمل سے کام لینا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے میں ہمیشہ اپنا کیمرا اپنے ساتھ رکھتا ہوں۔ حیران کن تصویریں لینے کے لئے کچھ چیزوں کی تفہیم ہونی چاہیے۔ مثلاً روشنی کی تعداد، کس سمت سے روشنی آ رہی ہے، تصویری ترکیب وغیرہ۔

میں فوٹوگرافی کا شوقین ہوں اور میں تقریباً چار سالوں سے اس فن میں گامزن ہوں۔ میں سعید محمد کا مرید ہوں۔ وہ شادی کا ایک ہنرمند فوٹوگرافر ہے۔ میں اسی کے نقشِ قدم پر چلتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ایک دن میں اس کی طرح کامیاب فوٹوگرافر بن سکوں۔ علاوہ ازیں جب بھی مجھے آرام کرنا ہوتا ہے میرا کیمرا ہی میری حمایت اور سکون کا ذریعہ بنتا ہے۔ فوٹوگرافی کے ذریعہ مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ چیزوں کو مختلف نقطۂ نظر سے دیکھنے کا مطلب دنیا کے سامنے اپنا ایک الگ اندازِ فکر لانا ہوتا ہے۔ تصویروں کی وساطت سے ہم ان ناقابلِ فراموش لمحات کو قید کر سکتے ہیں جو کبھی حقیقت میں واپس نہیں لائے جا سکتے۔ نیز میں تصویریں لینے میں پر اعتماد ہوں اور شاید اسی لئے میرے رفیق سمجھتے ہیں کہ میں ماہرین کی طرح تصویریں لے سکتا ہوں۔ مجھے اپنے دوستوں کے اس قیاس پر فخر ہے۔ بلاشبہ اسی حوصلہ افزائی کی وجہ سے میں خوب تر کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ میں اس سرگرمی میں ایک حقیقی ماہر بن سکوں۔

الغرض آج میں بڑے ناز کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ فوٹوگرافی نے میرے تخیل اور صبر کی سطح کو بلند کیا ہے۔ فوٹوگرافی کی سرگرمی آہستہ آہستہ نشوونما پا رہی ہے۔ اس کا واحد گواہ میں خود ہوں۔

از: نثار اختر نارود

محبت

جب خدا نے انسان کی تخلیق کی تو اس نے ہر فرد کے دل میں محبت کا جذبہ پیدا کیا۔ اسی لئے یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ ہم انسان کو کن کن اشیاء یا اشخاص سے محبت ہے۔ اس جہانِ فانی میں کروڑوں سالوں سے انسان کی حیات و موت کا سلسلہ جاری ہے۔ پھر بھی سبھی کے دلوں میں محبت کا جذبہ جاوید ہے۔

آج کل زیادہ تر لوگوں کو علم و ادب، شعر و شاعری، سیاست، فلسفہ، علمِ طب، فنِ موسیقی اور سائنس سے محبت ہے۔ شاید اس زندگی کے میدان میں وہ خدا کو کم یاد کرتے ہوں گے۔ اگرچہ دنیا بہت ترقی کر گئی ہے پھر بھی ہر ملک میں بے شمار مسائل ہوتے ہیں۔ جہاں محبت کا جذبہ کام آتا ہے، زندگی میں جہاں عیش و عشرت، رنگ رلیوں اور خوشیوں کی بہار ہے وہاں زندگی ہر قسم کی الجھنوں اور مسائل سے بھی دوچار ہے۔

اگر محبت کا جذبہ نہ ہوتا تو شاید انسان نہ ہوتا۔ قدرت نے جس قدر بھی جاندار پیدا کئے خواہ وہ چرند و پرند، کیڑے مکوڑے یا حیوانات ہوں اس قدر سب میں آدمی کو افضل اور برتر قرار دیا کیونکہ اس کو سوچنے اور سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے عقل دی۔ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور تکلیف کو محسوس کرنے کے لئے دل دیا۔ قدرت نے اس کو قوت عطا کی تاکہ اپنے دکھ درد اور احسانات کا اظہار اپنی محبت کے جذبے سے کر سکے۔

محبت تو اس دنیا کی وہ عظیم شے ہے جو کسی سے ایک بار ہو جائے تو پھر کسی سے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ماں کی محبت و شفقت ہماری زندگی میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ چونکہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور شخصیت کی تعمیر میں صحیح رول ماں ہی ادا کر سکتی ہے۔ اسی لئے اس کی عظمت کی قسم ہمیں اس سے بے شک محبت ہے۔ ماں کی محبت اور پرورش نایاب ہے۔ ہم اس کے نقشِ قدم پر چلنے کا شوق پیدا کریں تاکہ ہمارے اندر دینی جذبہ پیدا ہو اور نئی نسل اسلامی تعلیمات کا جیتا جاگتا نمونہ بن سکے۔ اسی لئے اپنی زبان کی تیزی اس ماں پر مت چلاؤ جس نے تمہیں بولنا سکھایا۔ والدین کے چہروں کی جانب الفت بھری نظروں سے دیکھنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوتی ہے۔

دوسری طرف ہمیں جانوروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہئے اس وجہ سے کہ وہ بول نہیں سکتے اور وہ اپنے جذبات و احساسات کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ایسے بھی لوگ اس دنیا میں موجود ہیں جو جانوروں سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور اسے ایک فرض سمجھتے ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ محبت سب سے کرو، اس سے بھی زیادہ کرو جس کے دل میں تمہارے لئے تم سے بھی زیادہ محبت ہے۔ جس طرح اپنے ماں باپ سے محبت کرنا انسانی فطرت میں شامل ہے، اسی طرح وطن کی محبت بھی ہے۔ کچھ لوگ اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں جہاں ان کے رشتہ دار ہوتے ہیں اور جہاں ان کے دوستوں، والدین اور دادا دادی کا پیار پایا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ محبت حاصل کرنے کے لئے عمر کی کوئی شرط نہیں۔ محبت کا مطلب کسی کے لئے اپنی زندگی قربان کرنا نہیں ہے کیونکہ یہ جان ہمارے پاس خدا کی امانت ہے۔ محبت تو کسی کی رضا اور خوشی کے لئے اپنی رضا اور خوشی قربان کرنے کا نام ہے۔ اسی لئے ہم محبت بھری نظروں سے ان غریبوں کی مدد کر کے انسانیت کا فرض ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی کو اپنے محبوب سے محبت ہے تو کسی کو علم کی شمع سے محبت ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین تک جانا ہی کیوں نہ پڑے۔ لیکن آج کل تو علم کی تلاش میں چین تک تو کیا چاند تک جا پہنچے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو خود اپنے بندوں سے محبت ہے۔ آج کا دور سائنس کا دور ہے۔ سائنس نے ہمیں بہت سی نعمتوں سے نوازا۔ لیکن فلموں اور ڈراموں نے ہمارے ذہنوں پر بہت برے اثرات مرتب کئے ہیں۔ وقت کا زیاں کرنے والے، بے معنی باتوں اور گفتگو اور دوسری جنس کی کشش نے محبت جیسے پاکیزہ جذبے کو رسوا کر دیا ہے۔

از: سمیعہ بی بی الٰہی بخش
مسلم گرلس کالج